Thematic and Artistic Aspects of Natia Deewan ”Wasael-e-Bakhshish”

نعتیہ دیوان ”وسائلِ بخشش“ کے فنی و فکری پہلو

Muhammad Tahir*[1]
PhD Scholar, Department Of Urdu, GC University، Faisalabad
Dr. Saeed Ahmad*[2]
Associate Professor, Department Of Urdu, GC University Faisalabad

محمد طاہر☆[1]
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر سعید احمد☆[2]
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Correspondance: drsaeedahmad@gcuf.edu.pk

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 23-04-2025
Accepted:20-06-2025
Online:30-06-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: "Wasael e Bakhshish" which was published in 2014 is Naatiya Diwan of Muhammad Ilyas Attar Qadri Razavi. This Naatiya collection consists of 169 Naats. At the beginning of the collection, 28 Hamd o Munajat (praises of Allah & supplications) are included. Additionally, it contains 32 Manaqab, 8 Salam (salutations), 32 miscellaneous poems, and 4 Masnavi (narrative poems), all of which are part of Wasail-e-Bakhshish. Apart from this Diwan, there are many other Naatiya books of Muhammad Ilyas Attar Qadri. Almost every naat of this Diwan is in different meter (Bahr), so a unique diversity of Bahoor (بحور)is seen in this collection. In this article, Muhammad Tahir (Scholar,Ph.D Urdu) has highlighted the specialization of this book by analyzing the technical and presentational aspects of this book. This article has been written in a research style. The researcher has done a stylistic study by identifying different Naats according to the alphabet. His style and method is also unique like the content of the book. The linguistic aspects of Wasael e Bakhshish Naatiya Diwan Indicates that the verity of meters is used in this book

KEYWORDS: Natia Dewan, Urdu Naat, Thematic Studies, Artistic , Respect, Emotion , Litterature, Esteem.

اکیسویں صدی کو اگر نعت کی صدی کہا جائے تو یہ بے جانہ ہو گا۔اِس صدی کے پہلے چوبیس سالوں میں جتنا تقدیسی ادب تخلیق ہوا ہے،وہ گزشتہ دوسو سالوں کی نعتیہ تخلیقات پر فوقیت رکھتا ہے۔نعت کے آثار رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل بھی موجود تھے لیکن نعت گوئی کا باقاعدہ آغاز عہدِ رسالت ﷺ میں ہوا۔بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ایسے ہیں جنھیں نہ صرف حضور ﷺ کی نعت کہنے کا شرف حاصل ہوا بلکہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خود کئی بار ان سے نعت سماعت فرمائی۔اُن اصحاب میں حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ، اسود بن سریع رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ، عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ، کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ اور نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کے اسمانمایاں ہیں۔نعت گوئی کی یہ روایات عربی،ترکی اور فارسی زبانوں سے ہوتی ہوئی اردو زبان میں شامل ہوئی۔ابتدا میں نعتیہ اشعار مثنوی،قصیدہ اور غزل کا حصہ بنے اور اردو شعری مجموعہ جات کا لازم ابتدائیہ قرار پائے۔رفتہ رفتہ اردو نعت کی اپنی منفرد شناخت قائم ہو گئی اور اسے مختلف شعری ہیئتوں میں کہا جانے لگا اور وہ نعتیہ قصیدہ،نعتیہ مثنوی،نعتیہ رباعی،نعتیہ قطعہ کہلائی۔غزل کی ہیئت میں جب تمام اشعار نعتیہ موضوعات پر کہے گئے تو ایسی غزل کو بھی بتدریج نعت کا عنوان دیا گیا:

> "اردو میں نعت عربی اور فارسی سے آئی، بعض شعرا نے باقاعدہ نعت لکھی،
> بعض نے غزل میں نعت کے ایک دو شعر نظم کیے اور مثنوی کی ابتدا میں
> بھی حمد و نعت اردو شعرا کا وتیرہ رہا۔"(۱)

اردو کا پہلا باقاعدہ نعت گو شاعر کون ہے،اس کے متعلق حتمی رائے دینا محال ہے۔محقّقین کی ایک بڑی تعداد حضرت خواجہ گیسو دراز بندہ نواز (رحمتہ اللہ علیہ)، فخر الدین نظامی یا ملا داؤد کو اردو کا پہلا نعت گو قرار دیتی ہے۔مولوی عبد الحق،ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق،سید یونس شاہ اور راجا رشید محمود نے خواجہ گیسو دراز بندہ نواز (رحمتہ اللہ علیہ) کو اردو کا پہلا نعت گو قرار دیا ہے جب کہ ڈاکٹر جمیل جالبی،ڈاکٹر ریاض مجید اور حفیظ تائب "مثنوی قدم راؤ پدم راؤ" کے مصنف فخر الدین نظامی کو پہلا نعت گو کہتے۔ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری نے ملا داؤد کو اردو کا پہلا نعت گو قرار دیا ہے۔اس تمام بحث کا احاطہ ڈاکٹر افضال احمد انور کے ایبسٹریکٹ میں ان الفاظ میں درج ہے۔

> Broadly speaking, there are three different' opinions regarding this issue. Some scholars think

,that Hazrat Khawaja Syed Muhammad Hussaini Banda Nawaaz, Gaesoo Daraaz (rh) is the first person who wrote Naat at the very first time in Urdu language. Some scholars argue that Fakhr-ud-Din ,Nizami is the man who did this job. For some Mullaa Daood has the honor of being the first Urdu Naat's poet. In this research paper, all historical aspects of the issue have been recorded and concluded comprehensively. In the light of available material, This article proves that Hazrat Khawaja Syed Muhammad Hussaini, Banda Nawaaz, Gaesoo Daraaz (rh) holds the privilege of (۲)"being the very first regular Urdu Naat's Poet

قصیدے رباعی اور غزل کی صورت میں جب باقاعدہ نعت کہی گئی تو نعتیہ دیوان بھی مرتّب ہونے لگے۔ انیسویں صدی کے نصف بعد سروری اور لطف بریلوی نے اردو زبان کے اوّلین نعتیہ دیوان تخلیق کیے اور وہ اردو ادب کی تاریخ کا حصّہ بنے۔ دیوانِ لطف بریلوی ۱۸۶۲ میں ادارہ مطبع نظامی نے شائع کیا:

> "ہزار شکر جناب کبریا کا کہ دیوانِ لطف تصنیف مولوی لطف علیخان ساکن بریلی کہ مشتمل بر نعت جنابِ رسولِ مقبول ﷺ ہے مطبع نظامی میں باہتمام محمد عبدالرحمٰن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم ماہ شوال ۱۲۷۹ ہجری میں مطبوع ہوا اور شائقین شعر و سخن اور عاشقین بدائح حضرت رسول زمن ﷺ کی طبیعت کو لذّتِ صوری و معنوی سے بہرہ مند کیا، امید ہے کہ جو شخص اس دیوان لطافت عنوان سے حظ اوٹھائیں گے مصنف اور کارگزاران اس مطبع کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں گے اور اجر اس کا جناب ایذد بر حق سے پائیں گے۔"(۳)

نعت اور نعتیہ دیوان کو اردو دانوں اور نعت سے شغف رکھنے والے احباب کے ہاں مقام و مرتبہ دلوانے والی شخصیات میں کفایت علی کافی، محسن کاکوروی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا حسن رضا اور امیر مینائی کے نام بہت نمایاں ہیں۔ مولانا احمد رضا خان کی نعت کے بارے میں محمد مسعود احمد لکھتے ہیں:

"مولانا محمد علی جوہر نے علامہ اقبال کے بارے میں کہا تھا کہ انھوں نے مسلمانوں کے دل قرآن کی طرف پھیر دیے لیکن مولانا احمد رضا خان کا اعجازِ شاعری یہ ہے کہ انھوں نے مسلمانوں کے دل صاحبِ قرآن کی طرف پھیر دیے۔"(۴)

مولانا احمد رضا خان جیسے اکابرین کی نعتیہ دیوان کی روایت کو جو عُروج عہدِ حاضر میں نصیب ہوا ہے اس کی مثال ادب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اردو نعتیہ دواوین کی تعداد کا موازنہ اگر گزشتہ صدیوں میں تخلیق ہونے والے دواوین سے کیا جائے تو عہدِ حاضر کے دواوین کی تعداد واضح اکثریت میں نظر آئے گی اور اگر نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کو بھی موازنے میں شامل کر لیا جائے تو موجودہ تخلیقات کی مقدار اور بھی کئی گنا بڑھ جائے گی۔ اردو شعرا کا یہ رجحان تقدیسی ادب کے سرمائے میں خاطر خواہ اضافے کا باعث ہے جو نہایت حوصلہ افزا اور سکینت افروز حقیقت ہے۔

نعتیہ دواوین کی ترویج میں موجودہ صدی کے دوسرے عشرے کی ابتدا میں شائع ہونے والے نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" کی تخلیق، تقدیسی ادب کے میدان میں ایک اہم سنگِ میل ہے اور اپنی قدر و قیمت کے لحاظ سے نہایت اہم ہے۔ اِس دیوان کے مصنّف و مرتّب محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی ہیں۔ وسائلِ بخشش پہلی مرتبہ ۲۰۱۱ء میں مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ، کراچی نے شائع کیا۔ اِس دیوان کی اہمیت یوں بھی واضح ہوتی ہے کہ ۲۰۲۳ء تک اس کی گیارھویں اشاعت ہو چکی ہے اور مجموعی طور پر اس کے دو لاکھ اٹھاون ہزار (۲۵۸۰۰۰) نسخے شائع ہو چکے ہیں جو تعداد کے لحاظ سے کسی بھی صدی میں شائع ہونے والے اردو نعتیہ دواوین / مجموعہ ہائے کلام سے زیادہ ہیں۔ محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی نے اِس دیوان کی چھٹی بار اشاعت، اصل متن میں کچھ ترمیم و اضافے کے ساتھ کی ہے اور اسے "وسائلِ بخشش (مُرَمّم)" کا نام دیا جس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"اَلْحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "وسائلِ بخشش" کا ایک ایک مصرع فنّی تفتیش سے گزارنے کی ترکیب بنی اور یہ کام ماہِ میلاد ربیعُ الاوّل شریف ۱۴۳۵ھ (جنوری ۲۰۱۴ء) میں مکمل ہوا، بعض اشعار یا مصرعے متبادل لکھے یا لکھوائے اور کچھ حذف بھی کرنے پڑے۔ نظر ثانی شدہ نسخے کی پہلی بار اشاعت جمادی الاخریٰ ۱۴۳۵ھ میں کی جا رہی ہے۔ اگر چہ تفتیش میں نہایت دقّتِ نظر سے کام لیا گیا ہے تاہم یہ کلام خطاکار بندے کا ہے اور اس میں اغلاط کا اِمکان ہنوز موجود۔ اگر عاشقانِ رسول کسی شعر میں کوئی شرعی یا فنی غلطی پائیں تو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مع نام، پتا اور فون نمبر مُدلّل طور پر مجھے مطلع فرما کر ثوابِ آخرت کے حق دار بنیں۔ عاشقانِ رسول کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ وہ "وسائلِ بخشش (مرمّم)" ہی کو معیار بنائیں

اور میرے قبل ازیں مطبوعہ کلام میں سے صرف وہی شعر پڑھیں جو اِس نسخے کے مطابق ہوں۔"(۵)

اردو نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش (مُرمّم)" کا انتساب ان الفاظ کے ساتھ ہے:

"حسّان الہند امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اور ہر اُس نعت خواں اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے نام جو حُبِّ جاہ و مال سے بے نیاز ہو کر محض خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم کی رضا کے لیے ثناخوانی کرے۔"(۶)

"وسائلِ بخشش (مُرمّم)" میں ایک سو انہتر (۱۶۹) نعتیں الف بائی ردیفی ترتیب میں مرتّب ہیں۔ علاوہ ازیں اٹھائیس (۲۸) حمد و مناجات، بتیس (۳۲) مناقب، سلام آٹھ (۸)، متفرّق کلام بتیس (۳۲) اور چار (۴) مثنویاں بھی وسائلِ بخشش کا نمایاں حصّہ ہیں۔ دیوان نگاری کے جدید طریقِ کار کے مطابق ابتدا میں نعتوں کی فہرست حروفِ تہجی کی مروّجہ ترتیب کے مطابق درج کی گئی ہیں۔ حروفِ تہجی کی الفبائی ترتیب نہایت منظّم ہے۔ ردیفی حرف الف مقصورہ میں ۲۸ (اٹھائیس) نعتیں کہی گئی ہیں جب کہ ردیفی حروف سے ماقبل حروف کی ترتیب کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر "مرحبا" ردیف میں چار نعتیں ہیں:

"آمدِ مصطفٰے مرحبا مرحبا!۔۔تاج دارِ انبیا اھلاً و سھلاً مرحبا!۔۔اے عرب کے تاج دار! اھلاً و سھلاً مرحبا!۔۔سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا!"(۷)

پہلی نعت میں مرحبا سے پہلے "با"، دوسری نعت میں مرحبا سے پہلے "لا"، تیسری نعت میں مرحبا سے پہلے "ر اھلاً و سھلاً" اور چوتھی نعت میں مرحبا سے پہلے "ہ"۔

اصوات کے تناظر میں ردیفی حروفِ تہجی کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف مقصورہ ۲۵، الف مقصورہ ماقبل یائے معدولہ ۳، ت ا، تھ ا، د ۲، ر ۱۰، س ا، ع ا، ل ۳، م ۷، ن ا، نون غنّہ صوتِ انفی واوِ معروف ۳، نون غُنّہ صوتِ انفی یائے مجہول ۶، نون غُنّہ صوتِ انفی یائے لین ۶، و ۸، ہائے مختفی مدوّر ا، ہائے مختفی نیم مدوّر ا، ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ انفی ۱۱، ہائے مختفی نیم مدوّر صوتِ ماقبل یائے معدولہ ا، ہائے ملفوظی نیم مدوّر ۱۲، یائے معروف ۱۰، یائے مجہول ۲۲، یائے لین ۳۱، یائے منقوط بطور حرفِ صحیح ۲۔ ان تمام صوتی و صوری حروف کی مجموعی تعداد ۲۵ ہے جو وسائلِ بخشش میں بطور ردیفی حروفِ تہجی استعمال کیے گئے ہیں۔ شاعر نے آ، ب، بھ، پ، پھ، ٹ، ٹھ، ث، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ذ، رھ، ڑ، ڑھ، س، ش، ص ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، کھ، گ، گھ، لھ، مھ اور نھ ردیف میں کوئی نعت نہیں کہی۔ ردیف کے تکمیلی حرفِ تہجی سے ماقبل حروف کی ترتیب کا لغت کے مطابق اہتمام کے ساتھ ساتھ اصول کے مطابق ن، ں، ی اور ے کی مروّجہ ترتیب کو بالخصوص ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔

نون غنّہ کو ترتیب میں پہلے ن اور بعد میں ں استعمال کیا گیا ہے:

آپ کی نسبت اے نانائے حسین
ہے بڑی دولت اے نانائے حسین
یا خدا! حج پر بلا آ کے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اِک بار میں پھر، بیٹھا مدینہ دیکھوں

یائے معروف کو پہلے جب کہ یائے مجہول اور یائے لین کو بعد میں مرتّب کیا گیا ہے:

اللہ اللہ ترا دربار رسولِ عَرَبی
ترا دربارِ کرم بار رسولِ عَرَبی
مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی محبت سے
مجھے ہو جائے نفرت کاش آقا مال و دولت سے (۸)

نعتیہ دیوان "وسائلِ بخشش" میں ردیفی حروف کی ترتیب کا یہ انداز ڈاکٹر ریاض مجید کے دیوان "سیّدنا محمد" میاں منیر احمد کے دیوان "جمالِ نعت"، زاہد سرفراز کے دیوان "کشفِ نعت"، مقصود علی شاہ کے دیوان "احرامِ ثنا"، محمد احمد ظفر کے "دیوانِ احمد" اور راقم کے دواوین "حرف حرف نعت" میں بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ عہدِ حاضر میں لغت بھی اسی ترتیب میں مرتّب کیے گئے ہیں۔

نعت گوئی کے لیے اردو شعرا نے بے شمار ہیئتی تجربے کیے ہیں۔ ابتدا میں نعت مثنوی کی ہیئت میں کہی گئی جس کی مثال مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" ہے۔ یہ صنفِ ادب صوفی شعرا کے ہاں ہمیشہ سے مقبول رہی ہے۔ رباعی بھی نعت کہنے کے لیے بہتر فریم سمجھا گیا ہے اور اردو کے بڑے بڑے شعرا نے نعتیہ رباعیات کہی ہیں۔ اس کے علاوہ نعتیہ قصائد کی روایت بھی اردو ادب کا خاص حصہ ہے لیکن یہ اصنافِ شعری نعت کے متنوع مضامین کی اس طرح حامل نہ ہوں سکیں جس طرح کہ غزل کے مظاہر میں ہے۔ اس کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ مثنوی اپنی نوعیت کے لحاظ سے مجازی عشقیہ داستانوں کے بیان کے لیے موزوں ہے اور قصیدہ بادشاہوں اور امرا کے شخصی اوصاف بیان کرنے لیے بہتر تصوّر کیا جاتا ہے۔ مثنوی میں مافوق الفطرت عناصر کی بھرمار اور غیر حقیقی و غیر مذہبی واقعات کا تنوّع بہت مقبول ہے۔ اسی لیے نعت گوئی کے لیے اسے زیادہ شہرت حاصل نہیں ہو سکی۔ قصائد کا معاملہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ بادشاہ اور امرا اردو کے بڑے بڑے شعرا سے اپنی شان میں قصیدے لکھواتے رہے ہیں اور شعرا انھیں اپنا ممدوح بنا کر ان کی قصیدہ خوانی کرتے رہے ہیں۔ بریں سبب مناقب کے لیے تو قصیدہ کی ہیئت کسی حد تک قابلِ قبول ہوئی مگر اس میں نعت گوئی فروغ نہ پا سکی۔ حقیقی محبوب کی مدح نگاری اور مدحت کے لا محدود مضامین کی موزونیت کو غزل کے وسیع سانچے ہی میں ڈھالا جا سکتا ہے:

"اردو زبان و ادب کی تہذیب کا سب سے بلیغ، مؤثر اور ارفع سطح پر اظہار غزل کے اسلوب میں ہوا ہے۔ عشق، وابستگی، جذب و شوق، سرشاری، مہجوری، نسبت، افتخار، انبساط، ذوقِ بیاں، عرضِ حال سمیت غزل کے جتنے

قرینے ہیں، انھیں مجاز کی سطح سے اٹھا کر حقیقت کے درجے میں دیکھیے تو اندازہ ہوتا ہے کہ غزل اور نعت میں عجب امتزاج اور ارتباط پایا جاتا ہے۔ عشقِ رسول ﷺ کی ہماری تہذیب کے اس کنایے (غزل) پر ایسی چھوٹ پڑتی ہے کہ احساس کے منطقے اور اظہار کے خطّے دور تک مہکتے اور جگمگاتے محسوس ہوتے ہیں۔ غزل نے مجاز (کے باب میں جذباتی کیفیات) کا اور نعت نے حقیقت (کے باب میں روحانی احساسات) کا جس طرح احاطہ کیا ہے، وہ دونوں کی اپنی اپنی کامیابی کا ثبوت تو ہے ہی، لیکن ساتھ ہی اس تہذیب کا اختصاص بھی ہے کہ جو اپنے افراد کی زندگی میں فکر و احساس کے دونوں رُخ منوّر رکھتی ہے۔ غزل نے ہمارے دل کی دھڑکنوں کو گنا ہے تو نعت نے ہماری روح کے وجد آفریں نغمے سے انھیں ہم آہنگ کیا ہے۔ اس لیے کہ عشقِ رسول ﷺ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار ہے۔ اسی صدا کا اُجالا ہماری تہذیب، زبان، ادب، سماج، فکر اور دل کے سارے گوشوں کو منوّر رکھتا ہے۔"(۹)

غزل کی ہیئت میں نعت گوئی کی روایت کا اظہار مولانا الیاس قادری نے "وسائلِ بخشش" میں بھرپور انداز کیا ہے۔ مناقب، سلام اور پند و نصائح جیسے مضامین اگرچہ مربع، مخمس، مسدّس اور مثنوی کی ہیئت میں بھی رقم کیے گئے ہیں لیکن اس دیوان کی ۱۶۹ میں سے ۱۶۷ نعتیں غزل کی ہیئت میں کہی ہیں۔ ان نعتوں کی عروضی تخریج اور تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نعت	بحر	اوزان
۱	آمدِ مصطفےٰ مرحبا مرحبا!	متدارک مثمن سالم	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
۲	تاجدارِ انبیاء اھلاً و سھلاً مرحبا!	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۳	اے عرب کے تاجدار اھلاً و سھلاً مرحبا!	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۴	سب پکارو جھوم کر میٹھا مدینہ مرحبا	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۵	کاش دشتِ طیبہ میں میں بھٹک کے مر جاتا	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۶	کاش کہ نہ دنیا میں پیدا میں ہوا ہوتا	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۷	کاش! پھر مجھے حج کا اذن مل گیا ہوتا	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۸	دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

۹	مدینے ہمیں لے گیا تھا مقدّر، مدینے میں کیسا سرور آرہا تھا	متقارب سالم مضاعف (سولہ رکنی)	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۰	دل پہ غم چھا گیا یا رسولِ خدا	متدارک مثمن سالم	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
۱۱	عطّارؔ نے دربار میں دامن ہے پسارا	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فَعُولن
۱۲	آج طیبہ کا ہے سفر آقا	مشاکل مسدس مکفوف محذوف	فاعلات مفاعیل فَعُولن
۱۳	صاحبِ عزّت و جلال آقا	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن
۱۴	قسمت مری چمکایئے چمکایئے آقا	سریع مسدس سالم	مستفعِلن مستفعِلن مفعولات
۱۵	یا مصطفےٰ عطا ہو اب اذن حاضری کا	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعِلاتن مفعول فاعِلاتن
۱۶	آیا ہے بلاوا پھر اک بار مدینے کا	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
۱۷	اذن مل جائے گر مدینے کا	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن
۱۸	مدینے کی طرف پھر کب روانہ قافلہ ہو گا	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۹	قافلہ آج مدینے کو روانہ ہو گا	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فِعْلن
۲۰	مجھ کو آقا مدینے بلانا، سبز گنبد کا جلوہ دکھانا	متدارک مثمن محذوف مضاعف	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فِع فاعِلن فاعِلن فاعِلن فِع
۲۱	اب بلا لیجئے نہ مدینہ، آرہا ہے یہ حج کا مہینہ	متدارک مثمن محذوف مضاعف	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فِع فاعِلن فاعِلن فاعِلن فِع
۲۲	نزدیک آرہا ہے رمضان کا مہینہ	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعِلاتن مفعول فاعِلاتن
۲۳	آہ! شاہِ بحر و بر، میں مدینہ چھوڑ آیا	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۲۴	جس کو چاہا بیٹھے مدینے کا اس کو مہمان کیا	بحرِ ہندی / متقارب مثمن مضاعف	فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع
۲۵	سرکار پھر مدینے میں عطّارؔ آگیا	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۲۶	کیوں بارھویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا	مضارع مثمن اخرب مکفوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۲۷	بالیقیں اس کو تو جینے کا قرینہ آگیا	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۲۸	پھر مدینے کی فضائیں پا گیا	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۲۹	مجھے مدینے کی دو اجازت نبیِ رحمت شفیعِ امّت	جمیل مثمن سالم	مَفاعلاتن مَفاعلاتن مَفاعلاتن مَفاعلاتن
۳۰	پہنچوں مدینے کاش میں اس بیخودی کے ساتھ	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلات
۳۱	مرحبا صد مرحبا صلِّ علیٰ خوش آمدید	رمل مسدّس محذوف۔ ہزج	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + مفاعلات
۳۲	آگئے ہیں مصطفےٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید	رمل مسدّس محذوف۔ ہزج	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + مفاعلات
۳۳	یا نبی مجھ کو مدینے میں بلانا بار بار	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۳۴	غم کے ماروں پر کرم اے دو جہاں کے تاجدار	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

۳۵	روسیاہوں پر کرم اے دوجہاں کے تاجدار	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۳۶	پھر مدینے کی گلیوں میں اے کردگار	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلات
۳۷	ہو گیا حاجیوں کا شروع اب شمار	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلات
۳۸	حسرت بھرے دلوں سے ہم آئے ہیں لوٹ کر	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۳۹	لکھ رہا ہوں نعتِ سرور سبز گنبد دیکھ کر	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۴۰	سویا ہوا نصیب جگا دیجئے حضور	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۴۱	یارسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۲	ظلمتِ دنیا مجھے تنہا سمجھ کر یوں نہ گھیر	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۳	مرحبا آج چلیں گے شہِ ابرار کے پاس	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فِعلات
۴۴	حسرتا واحسرتا شاہِ مدینہ الوداع	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۵	پھر عطا کر دیجئے حج کی سعادت یارسول	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۶	ہو بیاں کس سے تمھاری شان و عظمت یا رسول	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۷	پھر سے بلاؤ جلد مدینے میں یارسول	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلات
۴۸	آپ آقاؤں کے آقا آپ ہیں شاہِ اِنام	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۴۹	سر ہو چوکھٹ پہ خم تاجدارِ حرم	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۵۰	ہم پہ نظرِ کرم تاجدارِ حرم	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۵۱	ہو عطا اپنا غم تاجدارِ حرم	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۵۲	میں سراپا ہوں غم تاجدارِ حرم	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۵۳	یا شہنشاہِ امم چشمِ کرم	رمل مسدّس مخبون محذوف	فاعِلاتن فَعِلاتن مفعول
۵۴	گو ذلیل و خوار ہوں کردو کرم	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۵۵	آپ کی نسبت اے نانائے حسین	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
۵۶	یا خدا حج پہ بلا آکے میں کعبہ دیکھوں	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۵۷	طیبہ کے مسافر تو مجھے بھول نہ جانا، اے عازمِ طیبہ میں طلب گارِ دعا ہوں	ہزج اخرب مکفوف محذوف (سولہ رکنی)	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۵۸	ہے یہ فضلِ خدا میں مدینے میں ہوں	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۵۹	نہ دولت نہ مال اور خزینے کی باتیں	متقارب مثمن سالم	فعُولن فعُولن فعُولن فعُولن

٦٠	دل کو سکوں چمن میں نہ ہے لالہ زار میں	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
٦١	پاؤں وہ آنکھ تجھ سے اے پروردگار میں	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
٦٢	اے کاش کہ آجائے عطّارؔ مدینے میں	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
٦٣	بلالو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بر مدینے میں	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
٦٤	مٹتے ہیں جہاں بھر کے آلام مدینے میں	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
٦٥	ہیں صف آراسب حور و ملک اور غلماں خلد سجاتے ہیں	بحر زمزمہ / متدارک مثمن مضاعف	فعْلن فعْلن فعْلن فَعِلن فعْلن فعْلن فعْلن فَعِلن فعْلن
٦٦	جو سینے کو مدینہ ان کی یادوں سے بناتے ہیں	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
٦٧	یادِ شہِ بطحا میں جو اشک بہاتے ہیں	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
٦٨	جو مدینے کے تصوّر میں جیا کرتے ہیں	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
٦٩	اک بار پھر مدینے عطّار جا رہے ہیں	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
٧٠	محبوبِ ربِّ اکبر تشریف لا رہے ہیں	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
٧١	جاہ و جلال دو نہ ہی مال و منال دو	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
٧٢	اذنِ طیبہ مجھے سرکارِ مدینہ دے دو	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
٧٣	پھر گنبدِ خضریٰ کی فضاؤں میں بلالو	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فَعُولن
٧٤	سعادت اب مدینے کی عطا ہو	ہزج مسدّس محذوف	مفاعیلن مفاعیلن فَعُولن
٧٥	اک بار پھر کرم شہِ خیر الانام ہو	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
٧٦	جدھر دیکھوں مدینے کا حرم ہو	ہزج مسدّس محذوف	مفاعیلن مفاعیلن فَعُولن
٧٧	اے کاش تصوّر میں مدینے کی گلی ہو	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فَعُولن
٧٨	بیاں کیوں کر ثنائے مصطفےٰ ہو	ہزج مسدّس محذوف	مفاعیلن مفاعیلن فَعُولن
٧٩	کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارہ	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
٨٠	عرشِ علا سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
٨١	شدائد نزع کے کیسے سہوں گا یا رسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
٨٢	مجھے ہر سال تم حج پر بلانا یا رسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
٨٣	گناہوں کی نہیں جاتی ہے عادت یا رسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
٨٤	عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

۸۵	کروں ہر آن میں تیری اطاعت یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۸۶	بہت رنجیدہ و غمگین ہے دل یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۸۷	غمِ فرقت رلائے کاش ہر دم یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۸۸	گھٹائیں غم کی چھائیں دل پریشاں یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۸۹	مرے مشتاق کو کوئی دوا دو یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۹۰	کرم ہو جان کو ہے سخت خطرہ یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۹۱	ہوا جاتا ہے دشمن سب زمانہ یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۹۲	اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یارسول اللہ	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۹۳	یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ مدینہ	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۹۴	مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۹۵	ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
۹۶	ترا شکریہ تاجدارِ مدینہ	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۹۷	اللہ عطا ہو مجھے دیدارِ مدینہ	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۹۸	الٰہی دکھادے جمالِ مدینہ	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۹۹	مدّت سے مرے دل میں ہے ارمانِ مدینہ	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۱۰۰	آہ اب وقتِ رخصت ہے آیا	متدارک مثمن محذوف	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فع
۱۰۱	ہر دم ہو مرا وِرد مدینہ ہی مدینہ	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۱۰۲	کروں دم بدم میں صدائے مدینہ	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۰۳	خوشا جھومتا جارہا ہے سفینہ	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۰۴	پھر مجھے آقا مدینے میں بلایا شکریہ	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۰۵	اللہ اللہ ترا دربار رسولِ عربی	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۱۰۶	حاجیوں کے بن رہے ہیں قافلے پھر یا نبی	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۰۷	ہو مبارک اہلِ ایماں عیدِ میلاد النّبی	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۰۸	دل سے مرے دنیا کی محبت نہیں جاتی	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۱۰۹	میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی	رمل مثمن مشکول	فَعِلات فاعلاتن فَعِلات فاعِلاتن
۱۱۰	ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مدینے کی	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن
۱۱۱	شاہ تم نے مدینہ اپنایا واہ! کیا بات ہے مدینے کی	خفیف مخبون محذوف مقطوع (بارہ رکنی)	فاعلاتن مفاعلن فعلن فاعلاتن مفاعلن فعلن

۱۱۲	مرے تم خواب میں آؤ مرے گھر روشنی ہو گی	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۱۳	ہے کبھی درود و سلام تو کبھی نعت لب پہ سجی رہی	کامل مثمن سالم	متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
۱۱۴	مل گئی کیسی سعادت مل گئی	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۱۵	مرا دل پاک ہو سرکار دنیا کی محبت سے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۱۶	افسوس بہت دور ہوں گلزارِ نبی سے	ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول مفاعیل مفاعیل فعُولن
۱۱۷	آج ہے جشنِ ولادت مرحبا! یا مصطفیٰ	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۱۸	جھوم کر سارے پکارو مرحبا! یا مصطفیٰ	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۱۹	اے کاش پھر مدینے میں عطّار جا سکے	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۱۲۰	جلد ہم عازمِ گلزارِ مدینہ ہوں گے	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۱۲۱	منانا جشنِ میلاد النّبی ہر گز نہ چھوڑیں گے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۲۲	جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۲۳	ایسا لگتا ہے مدینے جلد وہ بلوائیں گے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۲۴	شکریہ آپ کا سلطان مدینے والے	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۱۲۵	مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے	رمل مثن مشکول	فَعِلات فاعِلاتن فَعِلات فاعِلاتن
۱۲۶	ترانے مصطفیٰ کے جھوم کر پڑھتا ہوا نکلے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۲۷	سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۱۲۸	عزیزوں کی طرف سے جب مرا دل ٹوٹ جاتا ہے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۲۹	غمِ الفت دلِ عشّاق کو بے حد رلاتا ہے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۳۰	مصطفیٰ کا کرم ہو گیا ہے، دل خوشی سے مرا جھومتا ہے	متدارک محذوف مضاعف (سولہ رکنی)	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فع فاعِلن فاعِلن فاعِلن فع
۱۳۱	جو نبی کا غلام ہوتا ہے	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن
۱۳۲	تمھارا کرم یا حبیبِ خدا ہے	متقارب مثمن سالم	فعُولن فعُولن فعُولن فعُولن
۱۳۳	قلب میں عشقِ آل رکھا ہے	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعلن فعلن
۱۳۴	مبارک ہو حبیبِ ربِّ اکبر آنے والا ہے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۳۵	ہوئیں امّیدیں بار آور مدینہ آنے والا ہے	ہزج مثمن سالم	مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
۱۳۶	مجھے اس کی قسمت پہ رشک آ رہا ہے	متقارب مثمن سالم	فعُولن فعُولن فعُولن فعُولن

۱۳۷	تمھارے مقدر پہ رشک آرہا ہے	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۳۸	افسوس وقتِ رخصت نزدیک آرہا ہے	رمل مثمن مشکول مسکّن	مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
۱۳۹	مجھے بلالو شہِ مدینہ یہ ہجر کا غم ستارہا ہے	جمیل مثمن سالم	مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن مفاعلاتن
۱۴۰	نور والا آیا ہے ہاں نور لے کر آیا ہے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
۱۴۱	مرحبا! مقدر پھر آج مسکرایا ہے	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۱۴۲	اے خاکِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۴۳	ذرّے ذرّے پہ چھایا ہوا نور ہے میرے میٹھے مدینے کی کیا بات ہے	متدارک سالم (سولہ رکنی)	فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
۱۴۴	ہے آج جشنِ ولادت، نبی کی آمد ہے	مجتث مثمن مخبون محذوف مسکن	مفاعِلن فَعِلاتن مفاعِلن فِعْلن
۱۴۵	یارسول اللہ! مجرم حاضرِ دربار ہے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
۱۴۶	جو بھی سرکار کا عاشقِ زار ہے اُس کی ٹھوکر پہ دولت کا انبار ہے	متدارک مثمن سالم مضاعف (سولہ رکنی)	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۴۷	اے کاش! شبِ تنہائی میں فرقت کا الم تڑپاتا رہے	بحرِ زمزمہ مثمن مضاعف	فِعْلن فَعِلن فِعْلن فِعْلن فِعْلن فَعِلن فِعْلن فَعِلن
۱۴۸	مانگ لو جو کچھ تمھیں درکار ہے	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
۱۴۹	آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور انبار ہے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
۱۵۰	مجھ کو درپیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ اب مدینے کا تیار ہے	متدارک مثمن سالم مضاعف (سولہ رکنی)	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۵۱	عیدِ میلادالنّبی ہے دل بڑا مسرور ہے	رمل مثمن محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعِلن
۱۵۲	میٹھا مدینہ دور ہے، جانا ضرور ہے	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۱۵۳	سارے نبیوں کا سرور مدینے میں ہے	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۵۴	کیوں ہیں شاد دیوانے، آج غسلِ کعبہ ہے	ہزج مثمن اشتر	فاعِلن مفاعیلن فاعِلن مفاعیلن
۱۵۵	اللہ کی رحمت سے پھر عزمِ مدینہ ہے	ہزج مثمن اخرب سالم	مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن
۱۵۶	صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے	خفیف مسدس مخبون محذوف	فاعلاتن مفاعِلن فعلن
۱۵۷	جس طرف دیکھیے گلشن میں بہار آئی ہے	رمل مثمن مخبون محذوف مقطوع	فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فعلن
۱۵۸	بلاوہ دوبارہ پھر اک بار آئے	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۵۹	نہ کیوں آج جھومیں کہ سرکار آئے	متقارب مثمن سالم	فَعُولن فَعُولن فَعُولن فَعُولن
۱۶۰	اپنا غم یا شہِ انبیا دیجیے	متدارک مثمن سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن فاعلن
۱۶۱	اذنِ طیبہ عطا کیجیے	متدارک مسدّس سالم	فاعِلن فاعِلن فاعلن
۱۶۲	مجھ پہ چشمِ شفا کیجیے	متدارک مسدّس سالم	فاعِلن فاعِلن فاعلن

۱۶۳	سبز گنبد کی زیارت کیجیے	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۶۴	مجھ پہ چشم کرم کیجیے	متدارک مسدّس سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۶۵	خوشیاں مناؤ بھائیو! سرکار آگئے	مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف	مفعول فاعلات مفاعیل فاعِلن
۱۶۶	مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے	متدارک مسدّس سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۶۷	یا نبی بس مدینے کا غم چاہیے	متدارک مسدّس سالم	فاعِلن فاعِلن فاعِلن
۱۶۸	اب کرم یا مصطفیٰ فرمایئے	رمل مسدّس محذوف	فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
۱۶۹	جشنِ ولادت کے نعرے	متفرق	متفرق

(۱۰)

''وسائلِ بخشش'' میں ۱۳ مختلف النوع بحروں میں کلام کہا گیا ہے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

بحر رمل: ۵۴، بحر ہزج: ۴۹، بحر متدارک: ۲۳، بحر متقارب: ۱۳، بحر مضارع: ۱۳، بحر خفیف: ۷، بحر زمزمہ: ۲، بحر جمیل: ۲، بحر کامل: ۱، بحر مجتث: ۱، بحر مشاکل: ۱، بحر سریع: ۱، بحر ہندی: ۱۔ شاعر اوزان و بحور کو ذہن میں رکھ کر شعر نہیں کہتا بلکہ ایک فطری موزونیت اس کے اسلوب میں موجود ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اسے خود شعر کہنے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ اس نے کس بحر اور کن اوزان میں اشعار کہے ہیں، یا پھر ناقد، محقق یا سامع یہ فریضہ انجام دیتا ہے۔ ''وسائلِ بخشش'' کی عروضی تخریج کے بعد یہ حقائق سامنے آئے ہیں کہ اس دیوان میں ۱۳ بحور میں نعتیں کہی گئی ہیں جب کہ شاعر کا فطری بہاؤ بحر رمل، ہزج اور متدارک کی طرف زیادہ ہے جس میں اس نے بالترتیب چوّن، انچاس اور تیئس نعتیں کہی ہیں۔ اگر مذکور بالا ۱۳ بحور کی ذیلی تقسیم کی جائے تو اوزان کے لحاظ سے ان کی تعداد ۲۹ بنتی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ شاعر عروض پر مکمل دسترس رکھتا ہے۔ بلکہ کچھ نعتوں میں تو عروضی تجربات بھی کیے گئے ہیں، جیسے کلام نمبر اکتیس اور بتیس، دو بحور رمل مسدّس محذوف اور ہزج یک رکنی کے اشتراک سے تشکیل دیا گیا ہے:

مرحبا صد مرحبا صلِّ علیٰ خوش آمدید
آمدِ نورِ خدا صلِّ علیٰ خوش آمدید
آ گئے ہیں مصطفیٰ صلِّ علیٰ خوش آمدید
ہو گئے جلوہ نما صلِّ علیٰ خوش آمدید (۱۱)

اس کے علاوہ کلام نمبر ۹، ۵۷، ۱۱۱، ۱۳۰، ۱۴۶، ۱۴۳ اور ۱۵۰ میں بحریں سولہ رکنی اوزان میں ہیں، جو شاعر کی پختہ کلامی کی دلیل ہے۔ کلام کے بے ساختہ، تازہ، شگفتہ، مترنّم اور غنائیت و موسیقیت کے پہلوؤں کا دارومدار اشعار کے اوزان و بحور، کے ساتھ ساتھ زبان و بیان، صنائع بدائع، تشبیہات و استعارات، اور قوافی ردیف کی موزینیت پر ہوتا ہے۔ زیرِ نظر دیوان میں زبان و بیان نہایت سادہ اور شستہ ہے۔ فارسی اور عربی بھاری بھرکم تراکیب سے گریز کیا گیا ہے۔

محاورات کا بے جا استعمال نظر نہیں آتا۔ عاجزی، انکساری، التجا، عظمتِ رسول ﷺ کا اعتراف اور ان سے محبت و عقیدت کے اظہار کا میٹھا اور موثر لہجہ ہر کلام میں دکھائی دیتا ہے:

سرکار پھر مدینے میں عطّار آ گیا
پھر آپ کا گدا شہِ ابرار آ گیا
گریہ کناں ہیں یارب، شوقِ مدینہ میں جو
طیبہ کا کاش! وہ بھی، کرلیں کبھی نظارہ(۱۲)

شعر و ادب کے جمالیاتی پہلوؤں کو جانچنے کے لیے کلام میں فصاحت و بلاغت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ شاعر اپنے کلام کو پر تاثیر بنانے کے لیے اسے سجاتا سنوارتا ہے اور موثر ابلاغ کے لیے اظہار کے ایسے قرینے تلاش کرتا ہے کہ اس کا کلام قاری اور سامع کی سمجھ بوجھ سے مطابقت اختیار کر لے۔ وہ علمِ بیان تشبیہ، استعارہ، مجازِ مرسل اور کنایہ کو غیر محسوس طریقے ابلاغ کا ذریعہ بناتا ہے۔ علمِ بیان دراصل سادہ گفتگو سے مختلف فن ہے۔ اس کا ایک مطلب ایک شے کو دوسری سے الگ کرنا کے ہیں۔ اس علم کے ذریعے کلام میں سے نقص، ابہام یا کسی بھی قسم کی کمی کو دور کیا جاتا ہے۔ اس کے ایک اور معنی تحریر کو آراستہ کرنا کے بھی ہیں۔ فصاحت اور بلاغت علمِ بیان کی دو اہم خصوصیات ہیں۔ عام طور پر فصیح و بلیغ گفتگو کو بیان کا خاصہ سمجھا جاتا ہے۔ علمِ بیان اصل میں بات کو خوبصورت بنانے کا فن ہے۔ اس فن کے استعمال سے شاعر کی عام سی بات بھی خاص اہمیت کی حامل ہو سکتی ہے اور وہ کلام پر کشش اور پر تاثیر ہو سکتا ہے:

"علمِ بیان وہ علم ہے جس میں ایک معنی کو مختلف اور متعدد طریقوں سے ظاہر کرنے سے بحث کی جاتی ہے، اس علم کا موضوع، لفظ اور اس کے معنی ہیں اور اس کا مدار تشبیہ، استعارہ اور مجاز مرسل وغیرہ پر ہے۔"(۱۳)

"وسائلِ بخشش میں تشبیہ اور استعارہ کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جس سے کلام ظاہری حوالے سے خوب صورت اور معنوی حوالے سے پر اثر نظر آتا ہے۔ تشبیہ اور استعارے کی بالترتیب مثالیں:

مثلِ سالِ رفتہ پھر کاش چشمِ تر لے کر
سبز سبز گنبد کے روبرو کھڑا ہوتا
زورِ طوفان ہے، پھنس گئی جان ہے
المدد ناخدا ، یارسولِ خدا(۱۴)

شعری اوصاف کے تناظر میں صنائع بدائع نہ صرف آرائش سخن کے لیے ہوتے ہیں بلکہ ان کے بر محل استعمال سے کلام میں دل کشی، لطافت اور معنویت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ صنائع کا برجستہ اور بے تکلّف استعمال حسن کلام کا سبب بنتا ہے۔ "وسائلِ بخشش" میں صنعت تلمیح، تجنیس، حسنِ تعلیل، تضاد، مراعات النظیر اور لف و نشر وغیرہ کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ کسی لفظ یا مجموعہ الفاظ کے ذریعے کسی تاریخی' سیاسی' اخلاقی یا مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

تلمیح کے استعمال سے شعر کے معنوں میں وُسعت اور حسن پیدا ہو تا ہے۔ مطالعہ شعر کے بعد پورا واقعہ قاری کے ذہن میں تازہ ہو جاتا ہے۔ مولانا الیاس قادری نے اپنے دیوان میں بے شمار تلمیحات استعمال کی ہیں:

"چودہ کنگورے گرے آتش کدہ ٹھنڈا ہوا، کیوں بارھویں پہ ہے سبھی کو
پیار آگیا، روٹی بھی جو کی اور بچھونا چٹائی کا، خانہ کعبہ میں جو بت تھے سب وہ
اوندھے گر پڑے،"(۱۵)

صنعتِ تجنیس کی وضاحت عام طور ان الفاظ میں کی جاتی ہے: شعر میں دو یا دو سے زیادہ ایسے الفاظ لانا جو ایک ہی جنس کے ہوں. یعنی املا میں ایک سے ہوں لیکن ان کے معانی الگ ہوں۔ "وسائلِ بخشش" سے تجنیس کی چند مثالیں:

"ہم سبھی ان کے دربارِ دُربار میں"، "دہلیز پہ سر رکھ کے سرکار مدینے میں
"(۱۶)

صنعتِ تضاد کی مثالیں:

"اس مرض سے بھی تم شفا دے دو"، "شاہوں سے بھی بڑھ کر ہیں نادار
مدینے کے"، "بلا لو پھر مجھے اے شاہِ بحر و بر مدینے میں"، "وہ بڑھ کر تھام
لیتے ہیں قدم جب لڑکھڑاتے ہیں"(۱۷)

نعت رسول اللہ ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار کا نام ہے۔ نعت گو کا ممدوح آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اس لیے نہ صرف آپ ﷺ کی صورت وسیرت کا بیان نعت ہے بلکہ ہر وہ کلام نعت ہے جو آپ ﷺ سے منسوب کر کے کہا جائے، نعت ہے اور یہ نسبت قابلِ تقدیس شخصیات، مقامات یا اشیا کی بھی ہو سکتی ہے۔ مولانا الیاس قادری کے نعتیہ موضوعات بھی محدود نہیں ہیں۔ انھوں نے بھی اپنے ممدوح کی مدحت اسی انداز میں کی ہے۔ نعت گوئی میں ان کے موضوعات بالترتیب رسول اللہ ﷺ کی ذات، صفات، آپ ﷺ سے منسلک شخصیات اور مناسبات ہیں۔ وہ عقیدہ رسالت کو سامنے رکھ کر نعت کہتے ہیں اور اہلِ ایمان کی مکمل ترجمانی کرتے ہیں۔ انھیں قاری اور سامع کے سمجھ بوجھ کے معیار کا بھی اندازہ ہے اور اس اسلوب کا بھی کہ جو پر اثر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی بہت سی نعتیں عوام و خواص میں مقبول ہیں۔ "وسائلِ بخشش" کی بہت سی نعتوں کے اوزان اور موسیقی کے سروں میں قریبی مطابقت ہونے کے سبب نعت خواں انھیں پڑھتے ہوئے نہایت دل کش طرز ِ ادا اختیار کرتے ہیں۔ ذیل میں ان کی کچھ مقبولِ عام نعتوں کے مصرع جات پیش کیے جا رہے ہیں:

"یا مصطفےٰ عطا ہو اب اذن حاضری کا، پھر گنبدِ خضریٰ کی فضاؤں میں بلا لو،
میں جو یوں مدینے جاتا تو کچھ اور بات ہوتی، جب تلک یہ چاند تارے
جھلملاتے جائیں گے، مجھے در پہ پھر بلانا مدنی مدینے والے، نور والا آیا ہے ہاں

نور لے کر آیا ہے، مجھ کو در پیش ہے پھر مبارک سفر قافلہ اب مدینے کا تیّار
ہے"(۱۸)

ان نعتوں کی مقبولیت کا سبب فکری پہلوؤں کے ساتھ ساتھ زبان و بیان، اوزان، قوافی اور ردیفیں ہیں۔ ہر وہ شعر جو کسی مصوّتے پر مکمل ہو، نعت خواں کے لیے اس کی ادائیگی آسان ہوتی ہے:

مذکورہ بالا نعتوں کے تمام ردیفی حروف، الف، یائے معروف، یائے مجہول اور یائے لین مصوّتے ہیں، اس لیے نعت خواں جو بھی طرز اختیار کرے، یہ ردیفی حروف اس کی ادائیگی میں نہایت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

مولانا الیاس قادری کے نعتیہ اسلوب کا ایک خاص وصف ان کے دعا و التجا کے انداز میں بارگاہِ رسالت میں استغاثہ پیش کرنا ہے۔ امّت مسلمہ اور اسلامی بھائیوں کے پر آشوب حالات انھیں غم زدہ کرتے ہیں جس کا اظہار وہ قرینے کے ساتھ اپنی نعتوں میں جابجا پیش کرتے ہیں:

زورِ طوفان ہے پھنس گئی جان ہے
المدد ناخدا ، یا رسولِ خدا
چھائیں تاریکیاں، اف یہ اندھیاریاں
کیجیے چاندنا ، یارسولِ خدا
استقامت دیجیے اسلام پر
کیجیے رحمت اے نانائے حسین(۱۹)

"وسائلِ بخشش" اپنی خاص نوعیت کے لحاظ اردو کے تقدیسی ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ عشقِ رسول ﷺ، عقیدت و محبت اور اسلامی تعلیمات سے بھرپور افکار اور اہلِ ایمان کے جذبوں کا عکاس ہے۔ یہ دیوان نہ صرف نعتیہ شاعری کا ایک شاندار نمونہ ہے بلکہ عقیدے کی مضبوطی اور روحانی سکون کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ مسلک کی عصبیت کہیں نظر نہیں آتی۔ شاعر قرآن کی باتیں کرتا ہے، صاحبِ قرآن کی باتیں کرتا ہے اور قرآن و صاحبِ قرآن کے وسیلے سے توحید و رسالت سمیت تمام عقائد اور دین کی صحیح اقدار کا فروغ چاہتا ہے۔ اس مجموعے میں نہ صرف نبی کریم ﷺ کی مدح بیان کی گئی ہے بلکہ بے شمار اصلاحی اور تربیتی پہلو بھی اجاگر کیے گئے ہیں، جیسے سنتوں پر عمل، نیکی کی دعوت، حج و عمرہ کی دعوت، خانہ کعبہ اور روضہ رسول پر حاضری، ادنیا و آخرت کی کامیابی کے اصول اور اسلام کا انفرادی و اجتماعی سطح پر فروغ۔ س دیوان میں شامل کئی نعتیں عوام میں بہت زیادہ مق ب ول ہو چکی ہیں۔ وسائلِ بخشش کی نعتیں سننے اور پڑھنے والے کے دل پر گہرا اثر ڈالتی ہیں اور اسے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں سرشار کر دیتی ہیں۔

حوالہ جات

1۔ حافظ حماد احمد ترک، نعت گوئی اور چند اردو نعت گو شعرا، مشمولہ: ماہنامہ مفاہیم، کراچی، شمارہ نمبر 1، 2021ء۔

2۔ پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور، اردو کا اوّلین نعت گو، مشمولہ: نعت رنگ، شمارہ نمبر 27۔

3۔ لطف بریلوی، دیوانِ لطف بر نعت، کانپور، مطبع نظامی، 1862ء، ص32۔

4۔ محمد مسعود احمد، تقدیم، مشمولہ: مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری، لاہور، مرکزی مجلسِ رضا، 1393ھ، ص9۔

5۔ محمد الیاس عطّار قادری رضوی، وسائلِ بخشش (مُرَمّم)، کراچی، مکتبۃ المدینہ، 2014ء، ص i ۔

6۔ ایضاً، ص ix ۔

7۔ ایضاً، ص142–152۔

8۔ ایضاً، ص257، 260، 374، 401۔

9۔ مبین مرزا، نعت اور اُردو کی شعری تہذیب، مشمولہ: نعت رنگ، شمارہ نمبر 25، 2015ء۔

10۔ محمد الیاس عطّار قادری رضوی، وسائلِ بخشش (مُرَمّم)، کراچی، مکتبۃ المدینہ، 2014ء، ص2–6۔

11۔ ایضاً، ص215۔

12۔ ایضاً، ص198، 318۔

13۔ [ریختہ لغت]، علم بیان، https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-ilm-e-bayaan?lang=ur، 03مارچ، 2025۔

14۔ محمد الیاس عطّار قادری رضوی، وسائلِ بخشش، ص162، 168۔

15۔ ایضاً، ص147، 200، 210، 213۔

16۔ ایضاً، ص223، 277۔

17۔ ایضاً، ص175، 180، 280، 289۔

18۔ ایضاً، ص177، 307، 384، 416، 424، 460، 481۔

19۔ ایضاً، ص168، 259۔

Refrences:

1. Hafiz Hammad Ahmad Turk. *Na'at Goi aur Chand Urdu Na'at Go Shu'ara*, in *Mafahim* (Monthly), Karachi, Issue No. 1, 2021.

2. Prof. Dr. Afzal Ahmad Anwar. *Urdu ka Awwaleen Na'at Go*, in *Na'at Rang*, Issue No. 27.
3. Lutf Barelvi. *Diwan-e-Lutf bar Na'at*. Kanpur: Matba' Nizami, 1862, p. 32.
4. Muhammad Masood Ahmad. "Taqdim," in *Maulana Ahmad Raza Khan ki Na'atiya Shayari*. Lahore: Markazi Majlis-e-Raza, 1393 AH, p. 9.
5. Muhammad Ilyas Attar Qadri Rizvi. *Wasail-e-Bakhshish (Murammam)*. Karachi: Maktaba-tul-Madina, 2014, p. i.
6. Ibid., p. ix.
7. Ibid., pp. 142–152.
8. Ibid., pp. 257, 260, 374, 401.
9. Mubeen Mirza. *Na'at aur Urdu ki Sha'iri Tehzeeb*, in *Na'at Rang*, Issue No. 25, 2015.
10. Muhammad Ilyas Attar Qadri Rizvi. *Wasail-e-Bakhshish (Murammam)*. Karachi: Maktaba-tul-Madina, 2014, pp. 2–6.
11. Ibid., p. 215.
12. Ibid., pp. 198, 318.
13. Rekhta Dictionary. *Ilm-e-Bayan*. Retrieved March 3, 2025, from https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-ilm-e-bayaan?lang=ur
14. Muhammad Ilyas Attar Qadri Rizvi. *Wasail-e-Bakhshish*, pp. 162, 168.
15. Ibid., pp. 147, 200, 210, 213.
16. Ibid., pp. 223, 277.
17. Ibid., pp. 175, 180, 280, 289.
18. Ibid., pp. 177, 307, 384, 416, 424, 460, 481.
19. Ibid., pp. 168, 259.

Bibliography

Ahmad, Muhammad Masood. *Taqdim*. In *Maulana Ahmad Raza Khan ki Na'atiya Shayari*. Lahore: Markazi Majlis-e-Raza, 1393 AH.
Anwar, Prof. Dr. Afzal Ahmad. *Urdu ka Awwaleen Na'at Go*. In *Na'at Rang*, Issue No. 27.
Attar Qadri Rizvi, Muhammad Ilyas. *Wasail-e-Bakhshish (Murammam)*. Karachi: Maktaba-tul-Madina, 2014.
Barelvi, Lutf. *Diwan-e-Lutf bar Na'at*. Kanpur: Matba' Nizami, 1862.
Mirza, Mubeen. *Na'at aur Urdu ki Sha'iri Tehzeeb*. In *Na'at Rang*, Issue No. 25, 2015.
Rekhta Dictionary. *Ilm-e-Bayan*. https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-ilm-e-bayaan?lang=ur. Accessed March 3, 2025.
Turk, Hafiz Hammad Ahmad. *Na'at Goi aur Chand Urdu Na'at Go Shu'ara*. In *Mafahim* (Monthly), Karachi, Issue No. 1, 2021.